دولت خلافت اسلامیہ

کی نصرت کرنے والے روشن چراغ

اس تحریر کو کئی علماء اور طلاب العلم
کی توثیق اور حمایت حاصل ہے

دولت اسلامیہ کی نصرت کے لئے میڈیا گروپس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلافت اسلامیہ کی نصرت کرنے والے روشن چراغ

اس تحریر کو کئی علماء اور طلاب العلم کی توثیق اور حمایت حاصل ہے

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلاشبہ خلیفہ [مسلمان حکمران] کا تعین کرنا پوری امت مسلمہ پر فرض کفایہ ہے جس کے چھوڑنے سے پوری امت گناہگار ہوتی ہے اور جب اس فرض کفایہ کو بعض لوگ ادا کر دیں تو اس فرض کو ادا نہ کرنے کا گناہ پوری امت سے ساقط ہو جاتا ہے۔ خلیفہ کا تعین کرنا اہل حل وعقد کی ذمہ داری ہے جن میں یہ شرائط پوری ہوتی ہوں:

۱۔ عادل ہونا اور عدل کی تمام شرائط کا پورا ہونا

۲۔ ایسا علم جس سے یہ پہچان ہو کہ خلافت کا کون مستحق ہے اور اس کی کیا شرائط ہیں

۳۔ ایسی رائے اور حکمت جس کے ذریعے سے یہ انتخاب کیا جائے کہ کون خلافت کے لیے زیادہ موزوں اور مفاد عامہ کو جاننے والا ہے (الاحکام السلطانیہ، امام ماوردی، ص:٦)

پوری امت کے اہل حل وعقد کا خلیفہ کی تعیین پر اجماع ضروری نہیں، یہ بات اجماع سے ثابت ہے۔ امام الحرمین ابو المعالی الجوینی اپنی کتاب غیاث الامم فی التیاث الظلم میں فرماتے ہیں: • ہم یقینی بات سے شروع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بات اجماع سے ثابت ہے کہ خلافت کا انعقاد تمام اہل حل وعقد کے اجماع سے مشروط نہیں، اور اس بات کی وضاحت جناب ابو بکر صدیقؓ سے کی گئی بیعت سے ہوتی ہے، چنانچہ آپؓ نے فیصلے کیے، احکامات جاری کیے، اسلامی لشکروں کو تیار کیا، اور جہادی دستوں کو پرچم توحید دے کر روانہ کیا، اور یہ تمام کام کرتے ہوئے اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ ان کے خلیفہ بننے کی خبر اسلامی سلطنت کے کونے کونے تک پہنچ جائے اور ان لوگوں کی تایید حاصل ہو جائے جو ان کی بیعت کے موقع پر مدینہ منورہ میں موجود نہ تھے، اور اسی طرح کا معاملہ چاروں خلفاء کی خلافت کے موقع پر پیش آیا•۔ امامت [خلافت] کا منعقد کرنا پوری امت مسلمہ پر واجب ہے کیونکہ خلافت کے ذریعے ہی دین قائم ہوتا ہے اور دنیاوی امور میں تحفظ ملتا ہے۔ پس خلیفہ ہی ہے جو مسلمان سرزمین کی حفاظت کرتا ہے اور رعایا کا

خیال رکھتاہے اور دعوت دین کو دلائل کی روشنی اور تلوار کے ذریعے سے پھیلاتاہے اور ظلم اور انحراف سے روکتاہے اور مظلوموں کو ظالموں سے انصاف دلاتاہے اور غاصبوں سے حقوق لے کر حقداروں کو لوٹاتاہے اور اس کی گہری نظر دین و دنیاپر یکساں ہوتی ہے۔

اور اس فرض کفایہ کو عراق اور شام کے مجاہدین نے اللہ کی مدد اور فضل سے ادا کیا اور اسلامی ریاست کے قیام کا اعلان کیا ان علاقوں میں جہاں ان کا غلبہ تھا اور وہاں اللہ کی شریعت کے نفاذ کے ذریعے دین کو قائم کیا، پھر کچھ عرصہ کے بعد انھوں نے خلافت کا اعلان کیا اور اہل حل و عقد نے اسلامی ریاست کے امیر کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا اور اس طرح باقی امت سے گناہ ساقط ہوا۔ اور اس اندھیرے کے چھٹ جانے پر تمام کی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس عظیم کام کے رونما ہونے کے موقع پر ہم امت مسلمہ کے بیٹوں کو اور ان جماعتوں کو جو نفاذ شریعت کا نعرہ لگاتی ہیں اس خلیفہ کی بیعت اور نیکی کے کاموں میں اس کی سمع و طاعت کرنے پر ابھارتے ھیں۔ تاکہ اس اسلامی ریاست کی مضبوطی اور نصرت کا باعث ہو اور اس خلیفہ کے ساتھ مل کر جان و مال اور زبان کے ذریعے دشمنان دین کے خلاف جہاد کیا جائے اور ہم ہر اس قول و فعل کو حرام سمجھتے ھیں جو تمام مسلمانوں کو ایک خلیفہ کے ماتحت ہونے میں تاخیر کا باعث بنے اور بلاشبہ وہ لوگ نافرمانی کے مرتکب ہیں جو خلیفہ کی سلطنت میں رہتے ہوئے ان کی بیعت نہیں کرتے۔ اور ہم ہر صاحب استطاعت کو اسلامی ریاست کی طرف ہجرت پر ابھارتے ھیں تاکہ ہر کوئی امت کی اس عمارت کو مضبوط کرنے اور دشمنان ملت سے جہاد کرنے میں اپنا حصہ ڈال سکے۔

اور ہم ہر اس شخص کو پیغام دیتے ہیں جو اسلامی ریاست کی حمایت سے پیچھے رہا بلکہ اس کی مخالفت اور تنقید کی اور یہ سمجھا کہ خلیفہ کی عمومی بیعت کے انعقاد کا وقت نہیں آیا، افراد ہوں یا اسلامی جماعتیں اور ان میں سرفہرست مشائخ اور علماء جہاد ہیں، ہم ان سے یہ کہتے ہیں:

اے قابل احترام شخصیتو ! ہم آپ سے پوچھتے ھیں: آپ دولت اسلامیہ کے خلیفہ، ان کے ساتھیوں اور ان کے سپاہیوں سے کس بات کا انتقام لیتے ھیں۔

اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ خوارج ھیں، تو ہم کہتے ہیں کہ یہ خوارج نہیں ہیں، خوارج کے اصول، نظریات اور عقائد فرق کی کتابوں میں موجود ہیں، اور یہ ان عقائد اور نظریات کے قائل نہیں بلکہ یہ ان عقائد سے براءت کرتے ھیں اور اگرچہ ان کی صفوں میں بعض غلو کرنے والے لوگ موجود ہیں تو کیا یہ شرعی مانع ہے جو آپ کو دولت اسلامیہ کی صف میں اور اس کے امیر کی بیعت کرنے اور اس کے ساتھ مل کر اللہ سبحانہ و تعالی کے دشمنوں سے جنگ کرنے اور اللہ کی زمین پر شریعت کے نفاذ سے روکتاہے۔ یاہم دانستہ یانادانستہ، شعوری یاغیر شعوری طور پہ اپنی جان و مال اور زبان سے دولت اسلامیہ کو مٹانے اور اس کے خلاف جنگ میں دشمنان دین کا ساتھ دے رہے ہیں، اور ہم دشمنان دین سے جنگ چھوڑ کر اپنے اسلحے کا رخ دولت اسلامیہ کی طرف کر چکے ہیں ؟!

اور اگر آپ کہتے ہیں کہ خلافت کے اعلان اور خلیفہ کے تعین کے لیے ہم سے مشورہ نہیں کیا گیا، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ آپ سے خلافت کے معاملے میں اور خلیفہ کی تعیین میں کیسے مشورہ کرتے جبکہ آپ کی طرف سے ان کے حق میں رکاوٹوں، جفا اور تہمت لگانے میں جلدی کرنے اور خارجیت اور غلو کے القابات سے نوازنے کے سوا کچھ نہ تھا؟! وہ کیسے آپ سے مشورہ کرتے اگر آپ چاہتے تو آپ ان کے درمیان بیٹھتے اور ان کی اصلاح اور رہنمائی کرتے اور یہ آپ کی ذمہ داری تھی، لیکن آپ نے ایسا نہ کیا؟!

معاف کیجیے اے قابل احترام شخصیتوں؛ ان پہ آپ سے مشورہ نہ کرنے پر کوئی ملامت نہیں اور اگر تم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے اور تمہارے دل صاف ہوتے تب بھی ان پر تم سے مشورہ کرنا لازم نہ تھا کیونکہ تمام اہل حل وعقد کا خلیفہ کی بیعت پر اجماع شرط نہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، پھر انھوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کے انعقاد اور امت میں سے کسی ایسے شخص جس میں خلیفہ کی شرائط پوری ہوتی ہوں، کے انتخاب کے بارے میں مشورہ طلب کیا لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب آیا اور نہ ہی کوئی پیغام، تو وہ لوگ کب تک انتظار کرتے؟

اور اگر آپ کہتے ھیں: دولت اسلامیہ میں موجود اہل حل وعقد غیر معروف ھیں؛ تو ہم یہ کہتے ھیں کہ سب لوگوں کا اہل حل وعقد کو جاننا لازمی نہیں بلکہ یہ کافی ہے کہ بعض لوگ ان کی سیرتوں سے واقف ہوں، بلاشبہ جو صحابہ کرام مدینہ سے باہر تھے جب انھوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو وہ نہیں جانتے تھے کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار میں سے کس کس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا اور سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہونے والے مہاجرین وانصار اس وقت کے اہل حل وعقد تھے اس سب کے باوجود ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پوری ہوئی اور معاملات سدھر گئے اور دوسرے شہروں میں موجود صحابہ کرام میں سے کسی نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ ان کو منتخب کرنے والے اہل حل وعقد غیر معروف ہیں، اور جو یہ شرط لگاتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ شریعت مطھرہ سے کوئی دلیل پیش کرے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالی کی کتاب میں موجود نہیں؟! جو بھی ایسی شرط لگائے جو اللہ تعالی کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں اللہ تعالی کا فیصلہ زیادہ حقدار ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اللہ تعالی کی شرط زیادہ معتبر ہے) متفق علیہ۔

اور ان سب کے باوجود دولت اسلامیہ میں موجود بعض اہل حل وعقد کو ہر قریب اور دور والا جانتا ہے۔

اور اس کے بعد: اے قابل احترام حضرات؛ کیا اب وہ وقت آ نہیں پہنچا کہ آپ دولت اسلامیہ کی صفوں میں کھڑے ہوں اور اس کی مدد کریں اور اس کو مضبوط کرنے میں اپنی مقدور بھر کوشش کریں اور اس کے امیر اور خلیفہ کی بیعت کریں اور حق کے معاملے میں اس کی مدد کریں اور اگر اس سے غلطی ہو جائے تو اس کی غلطی کی اصلاح کریں اور اس کے لیے بہترین ساتھی اور ناصح بنیں؟! کیا یہ بات آپ کو زیادہ زیب نہیں دیتی اس

کام سے کہ آپ دولت اسلامیہ کے مخالفین اور اس کے خلاف زبان، جان ومال سے جنگ کرنے والوں کی صف میں جا کھڑے ہوں؟! پس اللہ تعالی سے ڈریں اور جان لیں کہ کل اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے آپ سے سوال کیا جائے گا، پس اس سوال کا جواب تیار کر لیں۔

اختتام سے پہلے: یہ بات سب کو جان لینی چاہیے کہ خلیفہ کے تعین کے بعد کسی بھی قسم کی خلافت کا قیام حرام ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **بنی اسرائیل کے حکمران ان کے انبیا تھے جب کوئی نبی وفات پاتا اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور یقینا میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ کثرت سے خلفاء ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری پر قائم رہو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔**

اور آخر میں: ہم دولت اسلامیہ کے امام اور مسلمانوں کے خلیفہ عبد اللہ ابراہیم بن عواد الحسینی القرشی ابو بکر البغدادی سے کہتے ھیں:

اے مسلمانوں کے خلیفہ؛ آپ ثابت قدمی کے ساتھ چلیں اور آپ کے سپاہی آپ کے پیچھے ہیں یہاں تک کہ ہم اپنی منزل مقصود کو پالیں جو اقامت دین اور اللہ رب العالمین کی شریعت کا نفاذ ہے، اور آپ ساتھ چھوڑنے والوں اور مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہ کریں اللہ تعالی کے حکم سے یہ آپ کو اور آپ کے سپاہیوں کو ہر گز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے تھوڑی سی ایذا کے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ باحسان الی یوم الدین۔

دستخط کنندگان:

۱ -فضيلة الشيخ المحدّث: أبو أسامة مساعد بن بشير .

۲ -فضيلة الشيخ: عبد المجيد الهتاري الريمي.

۳ -فضيلة الشيخ: مأمون بن عبد الحميد حاتم.

۴ -فضيلة الشيخ: عبد الرحيم مسلم دوست الأفغاني.

۵ -فضيلة الشيخ: أبو يزيد عبد القاهر خراساني .

٦ -فضيلة الشيخ: أبو حذيفة بن عبد الرحمن الحرابي الليبي.

٧ -فضيلة الشيخ: أبو المنذر عمر مهدي آل زيدان.

٨ -فضيلة الشيخ: أبو الحسن الأزدي.

٩ -فضيلة الشيخ: أبو عبد الله عثمان العاصمي [1].

١٠-فضيلة الشيخ: يعقوب أبو أمامة [2].

١١ -فضيلة الشيخ: أبو عبيدة الشنقيطي.

١٢ -فضيلة الشيخ: أبو الزبير الشنقيطي.

١٣ -فضيلة الشيخ: أبو الحاشر العامري قصي الجيلي .

١٤ -فضيلة الشيخ: أبو بكر الأثري.

١٥ -فضيلة الشيخ: عبد الرزاق أجا.

١٦ -فضيلة الشيخ: أبو عبد القهار الحسني القرشي.

١٧ -فضيلة الشيخ: أبو عاصم المقدسي.

١٨ -فضيلة الشيخ: أبو أسامة الغريب .

١٩ -فضيلة الشيخ: أبو محمد الفلسطيني الغزي.

٢٠ -فضيلة الشيخ: أبو عبد الرحمن عبيدة الأشجعي.

٢١ -فضيلة الشيخ: أبو خباب العراقي.

---

[1] تنظیم القاعدۃ مغرب اسلامی کی طرف سے علاقہ وسط کے قاضی

[2] تنظیم القاعدۃ مغرب اسلامی کی طرف سے علاقہ وسط کے شرعی کمیٹی کے صدر

٢٢ -فضيلة الشيخ: أبو سلمة الشنقيطي .

٢٣ -فضيلة الشيخ: أبو سيف الإسلام زكريا بوغرارة.

٢٤ -فضيلة الشيخ: أبو براءة السيف.

٢٥ -فضيلة الشيخ: صالح بن خالد العويضي .

٢٦ -فضيلة الشيخ: عبد الله بن طوالة.

٢٧ -فضيلة الشيخ: أبو دجانة الأفغاني[٣].

٢٨ -فضيلة الشيخ: أبو أنس الأفغاني[٤].

٢٩ -فضيلة الشيخ: أبو أحمد خراساني[٥].

٣٠ -فضيلة الشيخ: أبو ياسر عادل[٦].

٣١ -فضيلة الشيخ: أبو عمر الأفغاني[٧].

٣٢ -فضيلة الشيخ: محمد عوض السوداني.

٣٣ -فضيلة الشيخ: الفاتح أحمد جابر السوداني.

٣٤ -فضيلة الشيخ: أبو بلال العباسي.

٣٥ -فضيلة الشيخ: أبو عاصم محمد بن عمر اللبناني.

٣٦ -فضيلة الشيخ: أبو مصعب الأثري.

---

[3] ادارہ ابطال الاسلام کے ترجمان

[4] ادارہ ابطال الاسلام کے عسکری ذمہ دار

[5] میڈیا کے ذمہ دار

[6] نائب عسکری ذمہ دار

[7] بیت المال کے ذمہ دار

۳۷ -فضيلة الشيخ: أبو جندل المذحجي.

۳۸ -فضيلة الشيخ: أبو يحيى السوداني.

۳۹ -فضيلة الشيخ: أبو المنذر الحربي.

۴۰ -فضيلة الشيخ: أبو محمد السوداني.

۴۱ -فضيلة الشيخ: عبد الله الشمري.

۴۲ -فضيلة الشيخ: مولانا عبد الرحمن الهندي حفظه الله[8].

۴۳ -فضيلة الشيخ: مفتي أبو أسامة الهندي حفظه الله.

۴۴ -فضيلة الشيخ: مفتي أبو محمد الهندي حفظه الله.

۴۵ -فضيلة الشيخ: مولانا أبو درداء الهندي حفظه الله.

۴۶ -فضيلة الشيخ: مفتي أبو مصعب الهندي حفظه الله.

۴۷ -فضيلة الشيخ: مفتي أبو حمزة الهندي حفظه الله.

۴۸ -فضيلة الشيخ: مفتي أسد الإسلام الهندي حفظه الله.

۴۹ -فضيلة الشيخ: مولانا أبو عمر الهندي حفظه الله.

۵۰ -فضيلة الشيخ: مولانا أبو خالد الهندي حفظه الله.

۵۱ -فضيلة الشيخ: مفتي أبو عثمان الهندي حفظه الله.

۵۲ -فضيلة الشيخ: مولانا أبو جرير الباكستاني حفظه الله.

---

[8] مسئول امور شرعیہ تنظیم انصار التوحید فی بلاد الهند

۵۳. فضیلة الشیخ: مولانا أبو انس القریشي الباکستاني حفظه الله.

۵۴. فضیلة الشیخ: استاد الحدیث أبو عبد الرحمن البنجابي الباکستاني حفظه الله.

۵۵. فضیلة الشیخ: ابو عمر السید الباکستانی حفظه الله.

٥٦ -فضیلة الشیخ: أبو عبد الله العمیري البغدادي.